https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا تشہد میں انگلی اٹھانا سنت ہے؟

از قلم

فیض ملت، مناظر اسلام حضرت علامہ

محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

باہتمام عطاء الرسول اویسی

ناشر

مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور۔ پاکستان

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَاخَلِیْلَ اللّٰہِ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار، اے اللہ کے دوست (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَانَبِیَّ اللّٰہِ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار، اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَاصَفِیَّ اللّٰہِ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار، اے اللہ کے چُنے ہُوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار، اے اللہ کی خلقت میں سب سے بہتر (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَامَنِ اخْتَارَہُ اللّٰہُ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار، اے اللہ کے اختیار کیے ہُوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَامَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار، اے اللہ کے بھیجے ہُوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَامَنْ زَیَّنَہُ اللّٰہُ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار، اے اللہ کے زینت دیئے ہُوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَامَنْ شَرَّفَہُ اللّٰہُ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار، اے اللہ کے بزرگ کیے ہُوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کافی عرصہ ہوا علماء میں یہ مسئلہ زیر بحث رہا کہ آیا تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اس پر علماء نے مختلف رسائل تحریر کئے، خصوصا سلسلہ نقشبندیہ مبارکہ سے تعلق رکھنے والے حضرات اشارہ باسبابہ کو حرام لکھتے ہیں اور خلاصہ کیرنی کا حوالہ دیتے ہیں کہ خلاصہ کیرنی نے اشارہ باسبابہ کو حرام لکھا ہے اور دوسرا امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ کا حوالہ دیتے ہیں کہ وہ بھی اشارہ باسبابہ کو حرام لکھتے ہیں اور کچھ علماء اہلسنّت نے اشارہ باسبابہ کو سنت لکھا، اس اختلاف کا نتیجہ یہ ہوا کہ قادری اور نقشبندی آپس میں اختلاف کرنے لگے حالانکہ یہ بات ایسی نہیں تھی کہ ایک دوسرے پر طعن اور طنز کیا جائے اس کا نقصان یہ بھی ہوا کہ عوام علماء سے بدظن ہونے لگے کہ علماء (ایک فروعی مسئلے میں اس قدر شدت، کہ) ایک دوسرے پر طعن اور طنز کرنے لگے، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اس مسئلے پر علماء تحقیق فرماتے اور اسکے بعد اس مسئلے کو تحریر فرماتے مگر بعض علماء نے چند محمل اقوال کو لیکر اس مسئلے کو الجھادیا، ایسے وقت میں اہلسنّت وجماعت کے عظیم عالم دین عظیم محقق یعنی میری مراد شیخ الاسلام والمسلمین محدث وقت فقیہ اعظم استاذ الاساتذہ محمد فیض احمد اویسی دامت برکاتہم العالیہ نے اس مسئلے پر خوب تحقیق فرما کر علماء اور عوام کی آنکھوں کو ٹھنڈا کردیا اور دلائل وبراہین سے ان محمل اقوال کا علمی محاسبہ کیا اور ثابت کیا کہ تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا سنت ہے۔ اللہ عزوجل قبلہ اویسی صاحب کے علم و علم و عمر میں خوب برکتیں عطا فرمائے اور ان کا سایہ تادیر قائم فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

العبد الفقیر محمد ارشاد القادری رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

تشہد میں انگلی کا اشارہ مستحب ہے، کرے تو ثواب ہے نہ کرے تو حرج نہیں۔ اسکا طریقہ یہ ہے کہ التحیات میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں دونوں رانوں پر قبلہ رخ رکھے۔ جب لفظ اشہد پر پہونچے تو صرف دائیں ہاتھ کی انگلیاں سمیٹ لے اور ان لا پر شہادت کی انگلی کھڑی کردے، الا اللّٰہ پر گرا دے پھر انگلیوں کو قبلہ رخ کردے بعض لوگ انگلیاں اشارہ کے بعد بھی بند رکھتے ہیں وہ غلط ہے اس لئے کہ انگلیوں کا قبلہ رخ کرنا سنت ہے اور اشارہ مستحب ہے۔ استحباب کی حد ختم ہوگئی۔ اسکے بعد انگلیاں بند رکھنا خلاف سنت ہوا۔ خلاف سنت کرنا گناہ ہے۔ اسی لئے اس سے بچے تاکہ لینے کے دینے نہ پڑجائیں۔

فقط والسلام

محمد فیض احمد اویسی غفرلہ

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ (طباعت دوم)

دور حاضرہ میں دین کی ہر بات سے انحراف و روگردانی کا دور دورہ ہے لیکن بعض مسائل ایسے بھی ہیں کہ جن سے تکاسلا و تکاہلا اعراض کیا جاتا ہے ان میں ایک مسئلہ یہ ہے جس پر فقیر اویسی غفرلہ' نے قلم اٹھایا ہے یعنی تشہد میں انگلی کا اشارہ' اس پر عمل نہ کرنے کی دو وجہیں ہیں-

١- جہالت اور علماء کرام کی بے توجہی کہ وہ اپنے حلقہ اثر میں مستحبات کو رائج کرنا اپنی کسر شان سمجھتے ہیں بلکہ اکثر حضرات مستحبات پر عمل کرنے سے محروم ہیں-

٢- سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انکار تحقیقی نہیں جیسا کہ آپکے جگر گوشہ اور پہلے سجادہ نشین سیدنا محمد معصوم قدس سرہ کے علاوہ آپکے سلسلہ کے بہت بڑے ولی کامل سیدنا مظہر جانجاناں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصریحات اس رسالہ میں آئیگی- اس رسالہ کا مطالعہ کیجئے اسکے بعد اسپر عمل کریں تو بہت بڑا ثواب ہے- اگر کوئی اسپر عمل نہیں کرتا تو نہ اسے مجبور کریں اور نہ اسپر طعن و تشنیع کریں-

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور ۔ سن ١٤١٨ھ' ١٠ ربیع النور شریف

خطبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والمنتہ- والصلوۃ والسلام علی صاحب الشرع والسنتہ' وعلی الہ واصحابہ ازمتہ الحق والائمہ-

تمہید :- مسئلہ سمجھنے سے پہلے مندرجہ قواعد یاد ہونے لازمی ہیں- (١)امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہمارے قول سے تمسک جائز نہیں جب تک اس کا ماخذ کتاب' سنت' اجماع' قیاس جلی سے معلوم نہ ہو- (٢)امام ممدوح کے اصول میں ہے کہ فقہ کو چار چیزوں سے حاصل کیا جائے- کتاب اللہ' سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم' اجماع امت مجتہدان عصر واحد' قیاس- (٣)جس مسئلہ میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی اس مسئلہ پر قیاس کرنا' جس میں نص وارد ہوئی ہے اس پر قیاس نہ کرنا- (٤)جو مسئلہ کتاب و سنت سے حاصل ہوا ہو اس کو سوائے کتاب و سنت کے کوئی چیز منسوخ نہیں کرسکتی- (٥)جو اجماع و قیاس کتاب و سنت کے خلاف ہو وہ باطل ہے- (٦)حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے بعد نسخ ناجائز ہے- (٧)مجتہد کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی حق بجانب ہوتا ہے- (٨)جب اس کی خطا ظاہر ہوجائے تو اس کے خطا کے مسئلہ میں تقلید حرام ہے- یہ ہیں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصول مذکور کے بعد اب سنئے احادیث (جوکہ امام اعظم اور ان کے دونوں شاگرد اور امام مالک و امام شافعی و امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک صحیح ہیں) میں وارد ہوا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے لئے انگلی کا اشارہ فرمایا کرتے تھے اور محققین ومتبعین آثار و اخبار

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبویہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیہ نے تصریح فرمائی ہے کہ انگلی کے اشارہ کی ممانعت کی کوئی آیت یا حدیث وارد نہیں ہوئی۔

ازالہ وہم :۔ چونکہ بعض لوگوں کو ائمہ کے اقوال میں حدیث دستیاب نہیں ہوئی بنابریں اپنے اپنے قیاس سے اشارہ سے منع فرما دیا حالانکہ ہم پہلے قاعدہ لکھ آئے ہیں کہ اجماع و قیاس اگر کتاب و سنت کے مخالف ہوں تو وہ باطل ہو جاتے ہیں۔ پس اس قیاس کرنے والے نے خطا کی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خطا میں امام کی تقلید حرام ہے۔

(فائدہ) اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور تین فصلوں پر مرتب کیا گیا ہے۔ مقدمہ در بیان تمسک بہ سنت وقت اختلاف امت۔ فصل اول در احادیث صحیحہ، فصل دوم روایات فقیہیہ قویہ میں، فصل سوم مانعین کے دلائل اور ان کا رد۔

مقدمہ

(۱)قال اللہ تعالٰی وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب۔(پ ۲۸ ع ۴)

اللہ تعالٰی نے فرمایا جو کچھ تمہیں رسول اکرم ﷺ عطا فرمائیں وہ لے لو۔ اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

(۲)قال رسول اللہ ﷺ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی عضوا بھا وعضوا علیھا

بالنواجذ۔ (رواہ احمد و ترمذی)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو کوئی میرے بعد زندہ رہا تو بہت اختلاف دیکھے گا تو تم میری سنت لازم پکڑو اور اس کا دامن تھام لو اور مضبوط پکڑے رکھو اس کو ساتھ دانتوں کے۔

(۳)قال رسول اللہ ﷺ من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنتہ۔ (رواہ الترمذی)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے میری سنت سے پیار کیا اس نے میرے ساتھ پیار کیا۔ جس نے مجھ سے پیار کیا وہ میرے ساتھ بہشت میں ہوگا۔

فصل اول

امام ربانی محمد بن الحسن الشیبانی اپنی کتاب موطا میں عبدالرحمٰن العادی سے روایت کرکے لکھتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نماز میں پتھروں سے کھیلتا دیکھا۔ میں جب نماز سے فارغ ہوا تو انہوں نے مجھے اس بات سے روکا اور فرمایا کہ نماز میں وہ کام کرو جو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے میں نے عرض کی وہ بیان فرمائیں۔ فرمایا کہ آپ جب نماز میں بیٹھتے تو سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی سیدھی ران پر رکھ کر تمام انگلیوں کو بند کرکے انگوٹھے کے قریب والی انگلی یعنی سبابہ سے اشارہ فرماتے اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے۔ پھر امام محمد نے فرمایا کہ ہم نے حضور اکرم ﷺ کے عمل مبارک کو اختیار کیا ہے اور امام ابو حنیفہ کا قول بھی یہی ہے۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کتب فقہ کی تائیدات

۱- ہدایتہ و نہایتہ میں منقول ہے کہ امام محمد نے اشارہ سبابہ کے بارے میں تصریح کرکے اس پر حدیث لائی ہے کہ حضور اکرم ﷺ تشہد میں اشارہ فرماتے تھے۔ پھر فرمایا کہ جو کچھ حضور اکرم ﷺ نے کیا ہے ہم نے وہی اختیار کیا ہے اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۲- ذخیرہ اور شرح زاہدی میں مذکور ہے کہ امام محمد نے فرمایا کہ جو کچھ حضور انور ﷺ نے کیا ہم نے اس کو اختیار کیا ہے اور میرا اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے ۔

۳- کفایہ اور تاتارخانیہ میں امام محمد سے حدیث مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ تشہد میں اشارہ فرماتے تھے بعد ازاں فرمایا کہ میرا اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۴- عنایہ میں مذکور ہے کہ امام محمد نے کتاب الاثار میں اشارہ کے مسئلہ میں تصریح فرما کر حدیث نقل فرمائی کہ حضور انور ﷺ نماز میں اشارہ فرماتے تھے۔

(حدیث ۲) امام احمد و ابن السکیت نے صحاح میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

قال رسول اللّٰہ ﷺ الاشارۃ بالاصبع اشد علی الشیطان من الحدید یعنی حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ نماز میں انگلی سے اشارہ شیطان پر لوہے سے زیادہ سخت ہے۔(ف : وہ احادیث جو ائمہ شافعیہ نے کتب احادیث میں روایت کی ہیں وہ قریب بہ تواتر ہیں۔)

(حدیث ۳) صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ جب حضور اکرم ﷺ نماز میں بیٹھتے تو دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور سبابہ کے ساتھ اشارہ فرماتے اور انگوٹھے کو درمیان کی انگلی پر رکھتے۔

(حدیث ۴) عبدالرزاق نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ستر اجزائے پیغمبری کا ایک جزو تاخیر سحور اور ایک جزو تعجیل افطار ہے اور ایک جزو نماز میں انگلی سے اشارہ ہے۔

(حدیث ۵) حاکم نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر وہ اشارہ جو نماز میں کیا جاتا ہے اس کے ہر اشارہ پر دس نیکیاں لکھی جاتے ہیں اور اشارہ سبابہ کے فضائل بے شمار ہیں اس مختصر میں لکھے نہیں جاسکتے۔ افسوس ہے ان لوگوں پر جو ان فضائل سے محروم ہیں۔

فصل دوم

۱- ابن الہمام' ہدایتہ کی شرح میں لکھتے ہیں کہ نماز میں اشارہ کرنے کے لئے منع کرنا خلاف عقل و نقل ہے۔

۲- ملتقط میں مذکور ہے کہ نماز میں اشارہ کرنے میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں۔

۳- خانیہ میں فرمایا کہ لا الہ الا اللّٰہ کے وقت اشارہ کرنے کا مسئلہ بلا اختلاف ہے۔

۴- کفایہ میں مذکور ہے کہ علامہ نجم الدین زاہدی فرماتے ہیں کہ جب ہمارے اصحاب کی روایات متفق ہیں کہ اشارہ نماز میں سنت ہے اور اسی طرح علماء کوفہ و علماء مدینہ اور اخبار و آثار بھی بہت ہیں پس اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۵۔ محقق چلپی حقیتہ المتدی، ۶۔ شیخ شمنی شرح نقایہ میں فرمایا کہ تہلیل کے وقت عقد اور اشارہ دونوں کرے تاکہ دونوں پر عمل کرنے میں دونوں طریقوں کا جمع ہونا حاصل ہو جائے۔

۷۔ امام ابو یوسف اپنے امالی میں فرماتے ہیں کہ خنصر اور بنصر دونوں کو بند کرے اور درمیان والی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ کرے اور سبابہ کے ساتھ اشارہ کرے۔

۸۔ شرح وقایہ میں فرمایا کہ ہمارے علماء کے نزدیک اسی طرح ہے۔

۹۔ صاحب ہدایتہ نے مختارات النوازل میں فرمایا کہ لا الہ الا اللّٰہ کے وقت اشارہ کرنا بہتر ہے۔

۱۰۔ منیتہ المصلی میں لکھتے ہیں کہ جب شہادتین پر پہنچے تو سبابہ کے ساتھ اشارہ کرے۔

فصل سوم

سوال ـــــ بعض کہتے ہیں کہ بہتر یہی ہے کہ اشارہ نہ کرے اور اسی پر فتویٰ ہے اس لئے کہ نماز کی بنا سکینہ وقار یعنی آرام و آہستگی پر ہے اور اشارہ میں نہ سکینہ ہے نہ وقار؟

جواب ـــــ یہ دلیل نہ آیت سے ہے نہ حدیث سے نہ اجماع سے بلکہ ایک قیاس ہے اور ایسے قیاس صحیح حدیث کے بالمقابل باطل ہیں۔ نیز ظاہر ہے کہ مانعین کو احادیث صحیحہ و روایات فقیہہ نہیں ملی ہیں اور یاد رہے کہ حضور اکرم ﷺ کے فعل کو (بالخصوص) نماز میں خلاف سکینہ و وقار کے کہنا نامناسب

سوال ـــــ اور صلوٰۃ مسعودی میں لکھتے ہیں کہ یہ سنت متقدمین علماء کی ہے متاخرین علماء نے بعد میں اس حکم کو منسوخ کردیا کیونکہ اشارہ کرنے کے قول کو رافضیوں نے لیا ہوا ہے؟

جواب ۱ـــ یہ دلیل امام اعظم کے اصول کے خلاف ہے کیونکہ یہ قول قیاسی ہے اور قیاس حدیث صحیح کے مقابلہ میں باطل ہیں۔

جواب ۲ـــ ثابت ہوچکا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ وصال کے بعد نسخ جائز نہیں۔

جواب ۳ـــ رافضیوں کی مخالفت ان کی بدعتوں میں ضروری ہے نہ کہ سنن صحیحہ میں کیونکہ ان کی سنن میں مخالفت کرنا دراصل حضور اکرم ﷺ کی مخالفت کرنا ہے، مثلاً (۱) رافضی درود پڑھتے ہیں۔ (۲) اپنے کام کی ابتداء میں بسم اللہ شریف پڑھتے ہیں۔ (۳) دائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں۔ (۴) بائیں ہاتھ سے استنجا کرتے ہیں۔ (۵) درود و تسمیہ و تحمید و ثنا پڑھنا اور پے در پے دھونا وضو میں کرتے ہیں۔ (۶) ناخن لیتے ہیں۔ (۷) بال زیر بغل، (۸) زیر ناف کی سنتیں ادا کرتے ہیں، اگر رافضیوں کی مخالفت ہر عمل میں ضروری ہے تو سنیوں کو چاہئے کہ اکثر سنتوں کو جو کہ عادات و عبادات میں داخل ہیں ترک کرکے پھر اپنے آپ کو سنی کہیں، تو دیکھوں۔

جواب ۴ـــ محیط میں منقول ہے کہ نماز میں اشارہ کرنا امام ابو حنیفہ و امام محمد کے قول کے مطابق سنت ہے اسی طرح دیگر کتابوں میں ہے۔ مختصر یہ کہ کسی کی دلیل یا کسی کے ظن پر حضور اکرم ﷺ کی مخالفت کرنا اور امام ابو حنیفہ کے مذہب کے خلاف چلنا اور پھر اپنے آپ کو سنی حنفی کہلانا سوائے جہل و نادانی

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا تعصب نفسانی کے اور کچھ نہیں، سنی وہ ہے جو سنت پر عمل کرے۔ رافضی وہ ہے جو ترک سنت کرکے امام اعظم ابو حنیفہ کے مذہب کے خلاف چلے۔

سوال ---- امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مکتوبات شریف میں اشارہ سبابہ در تشہد کو مکروہ ثابت فرمایا ہے۔ ان سے حنفیت میں متصلب و متشدد اور کوئی نہیں ہو سکتا کیا وہ محقق نہیں تھے؟

جواب ---- اس کی مفصل تحقیق "البشارہ ص ۲۷۰ تا ۳۰۰" میں ہے فقیر اس کا خلاصہ عرض کرتا ہے وہ یہ کہ سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ کے زمانہ اقدس میں اتنی نشر و اشاعت نہیں تھی جتنی آج ہے۔ آپ کے ہاں تصریحات حنفیہ اور احادیث صحیحہ کی تطبیقات از حنفیہ نہیں پہونچیں اسی لئے آپ نے اپنی ذاتی تحقیق کو مدنظر رکھ کر کراہت کا فتویٰ دیا ہوگا لیکن جب آپ کو اس کے استحباب کی تحقیق ہوئی تو نہ صرف اس کے قائل تھے بلکہ عامل بھی تھے چنانچہ خواجہ محمد ہاشم کشمی رحمتہ اللہ علیہ جو کہ حضرت قدس سرہ کے اجلہ خلفاء سے تھے، زبدۃ المقامات میں اور حضرت مولانا عبدالواحد حنفی مقامات امام میں اور حضرت شاہ غلام علی صاحب قدس سرہ معمولات مظہریہ میں تصریح فرماتے ہیں کہ سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گاہے گاہے نوافل میں انگلی کا اشارہ (معروف) فرماتے تھے۔ یہ تقریر مولانا محمد مراد مکی نے بھی فرمائی ہے چنانچہ انکی عربی عبارت ملاحظہ ہو واحسن ما یعتذر عن طرف الامام قدس اللّٰہ تعالٰی سرہ فی ھذا الباب ان الروایات الفقھیتہ لم تتغی لہ فیھا غایتہ الایضاح، وعادتہ الکریمتہ عدم تجاوز الروایات الفقھیتہ۔

علاوہ ازیں سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ کی اولاد امجاد و خلفاء ارشاد قدست اسرارہم بھی اسی تطبیق کے قائل رہے یہاں تک کہ اگر کسی مجددی بزرگ سے نفی اشارہ کی بات نکلتی تو اسے فورا رد کردیا جاتا۔ یہاں تک کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے صاحبزادے حضرت شیخ محمد سعید قدس سرہ نے جب اشارہ کی نفی میں ایک رسالہ لکھا تو ان کے چھوٹے بھائی رحمتہ اللہ علیہ نے تردید میں رسالہ لکھا چنانچہ مکتوبات شریف معرب میں لکھتے ہیں کہ وصنف اخوہ الاصغر مولانا الشیخ محمد یحیی رسالتہ ردھا۔

علاوہ ازیں سیدنا مجدد قدس سرہ کے مریدین اگر یہ سمجھیں کہ حضرت کی تحقیق کو ہم نہیں چھوڑ سکتے یہ ان کا خیال غلط ہے اس لئے کہ جب حضور علیہ السلام کائنات کے پیرومرشد ہیں تو پھر ان کے قول کے ترک سے کیا لازم آئے گا۔

حضرت مرزا مظہر جانجاناں قدس سرہ سے زائد کوئی ایسا مجددی نہیں ملے گا جو سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ کے مقام کو جانتا ہو وہ بھی فرماتے ہیں کہ بعد ثبوت سنت رفع ترک آں بایں حجت کہ حضرت مجدد ترک فرمودہ اند معقول نیست۔

فیصلہ کن :- سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ کے سلسلہ اقدس میں جتنا مقام سیدنا حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کو حاصل ہے شاید کسی کو نصیب ہو اس لئے کہ وہ حضرت مجدد قدس سرہ کے فرزند ارجمند ہونے کے علاوہ آپ کے سجادہ نشین بھی تھے۔ ان سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت مجدد قدس سرہ

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے کشف کے ذریعہ پوچھا تو حضرت مجدد قدس سرہ نے فرمایا کہ تشہد میں انگلی کا اشارہ مستحب اور سنت ہے۔ (البشارہ ص ۲۹۵)

یہی وجہ ہے کہ حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ اس فعل کے عامل و قائل تھے۔ اس سوال کے جواب کی مزید تفصیل "البشارہ" میں دیکھئے۔

اعتراض —- انگلی اٹھاتے وقت بسا اوقات غلطی ہوجاتی ہے، مثلاً" اشھد ان لا الہ الا اللہ میں انگلی نہیں اٹھائی لیکن کوئی اٹھاوے اور اشھد ان لا پر انگلی اٹھائی ہے لیکن کوئی نہ اٹھاوے تو کفر لازم آئے گا۔ فلہذا اس کفر سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ انگلی نہ اٹھائی جائے۔

جواب ---- یہ جاہلانہ گمان ہے نہ یہ کوئی اعتراض ہے اور نہ ہی اس طرح کی غلطی سے کفر لازم آتا ہے فلھذا اصل مسئلہ پر کسی قسم کا اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

(نوٹ) فقیر اویسی غفرلہ کو اگرچہ سلسلہ اویسیہ قادریہ سے نسبت ہے لیکن سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے بھی عقیدت اور نیاز مندی نصیب ہے بلکہ تمام سلاسل طیبہ کے جملہ اولیاء کرام سے محبت و عقیدت کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ اسی لئے فقیر کا قلم ہر دشمن اولیاء عظام سے برسرپیکار ہے، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے اعداء سے میدان کار زار میں بارہا لڑچکا ہے، اور لڑرہا ہے، اور ان شاء اللہ جبتک دم میں دم ہے لڑتا رہیگا۔ اسی لئے میرا کوئی نقشبندی دوست اس مضمون سے بار خاطر نہ ہو، اگر فقیر کے حوالہ جات صحیح ہیں اور یقیناً صحیح ہیں تو اسپر عمل فرمائے ورنہ یہ ایک فقہی اور استحباب پر مبنی ہے اسمیں اختلاف کرکے ہم اپنا رشتہ کیوں توڑیں بلکہ اسے زیادہ مضبوط کریں تاکہ جب مشائخ کبائر کے جھنڈے

لہرائے جائیں تو ہم سب ملکر ان جھنڈوں کے نیچے پناہ لیں۔

فصلى الله على حبيبه وخير خلقه محمد واله وصحبه اجمعين ٥

حررہٗ

محمد فیض احمد اویسی القادری حنفی رضوی،

مہتمم مدرسہ جامعہ اویسیہ رضویہ ملتان روڈ بھاولپور۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدحت فیض احمد کی

حضرت صاحبِ تصانیف کثیرہ استاذ الاساتذہ مفسر قرآن
علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہٗ

از خلیل احمد خلیل فریدی (بہاولپور)

زباں کیسے کرے گفتار مدحت فیضِ احمد کی — ستونِ دینِ احمد ہے امامت فیضِ احمد کی
تصانیف کثیرہ ہے کتابیں لکھیں پندرہ سو — تعصب برطرف دیکھو یہ محنت فیضِ احمد کی
کیا تفسیر روح البیان کا اُردو میں ترجمہ — مکمل تیس پارے ہیں یہ ہمت فیضِ احمد کی
اکیلا بھی مذاہب باطلہ پر حاوی ہو بیٹھا — محض درویش سادہ لوح طبیعت فیضِ احمد کی
جھگڑتے آئے ہیں برسوں سے بس یہ دشمنانِ دیں — قدم ہلنے نہیں پائے عزیمت فیضِ احمد کی
عمر میں فیضِ احمد دینِ احمد کو نہیں بھولے — مگر دیں بھی نہیں بھولے گا خدمت فیضِ احمد کی
عجب خوشبوئیں آتی ہیں مفسر کی محدث کی — میں جب بھی دیکھتا ہوں بس ذرا نسبت فیضِ احمد کی
سنو لوگو! بہاولپور، چراغِ علم روشن ہے — ہے درس گاہ عظیم الشان عمارت فیضِ احمد کی
ماہِ رمضان روضہ پاک کی چھاؤں میں رہتے ہیں — مجھے تو اس لئے ہے بس محبت فیضِ احمد کی

خلیل اپنا ہے گھر مذکور جامعہ کی حدود اندر
روزانہ ہو ہی جاتی ہے زیارت فیضِ احمد کی

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari